بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا امت اپنے علماء پر اعتماد کر سکتی ہے؟

امام انور العلوقی حفظہ اللہ

اردو ترجمہ: ابو عبد الرحمٰن خان السّلفی حفظہ اللہ

صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ نے ابتداء میں مسلمانوں کو بیت الاقدس کے ارد گرد متحد کرنے سے کیا۔ اور آپ نے وہ کام کیا جو آپ سے پہلے کے امیر کرنے سے ڈرتے تھے اور وہ صلیبیوں سے جنگ تھی۔ صلیبیوں نے یروشلم تک کا سارہ علاقہ اور شام کے کچھ اہم علاقوں پر قبضہ کیا ہوا تھا۔

مسلمانوں کے سب امیروں نے صلاح الدین رحمہ اللہ کو منع کیا اور کہا کہ روم کے ساتھ جنگ نادانی ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ روم تو وہ سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ اس سے مراد یہ تھی کہ یورپ متحد ہے، ان کی آبادی بہت زیادہ ہے اور وہ ہم متحد نہیں ہے۔

شام کے بہت سے علماء نے جہاد کی بہت شوق سے تیاری کی مگر جب انہیں دشمن کی تعداد کا پتہ چلا تو واپس چلے گئے۔ وہ کیوں واپس چلے گئے؟ کیا تعداد سے فقہ منسوخ ہو جاتا ہے۔؟

وہ جہاد فی سبیل للہ کے لئے نکلے تھے لیکن جب دشمن کی تعداد کا سنا تو واپس ہو گئے اور یہ علماء تھے۔ یہاں پر ایک بہت اہم سبق ہے ہمارے لئے اور وہ یہ کہ علماء معصوم نہیں ہے۔ علماء انبیاء نہیں ہیں۔ اس لئے اگر لوگ آنکھیں بند کر کے علماء کی پیروی کریں گے تو ضروری نہیں کہ یہ لوگ صراط مستقیم پر ہو۔ میں سارے علماء کی بات نہیں کر رہا، جیسے کہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا کہ کچھ واپس ہو گئے تھے۔

اس امت میں ہمیشہ ایک طائفہ ہو گا لیکن میری مراد یہ ہے کہ کچھ لوگ ہمیشہ ذمہ داری سے چھپنے کی کوشش کرتے ہیں اور علماء کا سہارا لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس عالم نے یہ فتوی نہیں دیا اور اس عالم نے ہمیں اجازت نہیں دی کہ جہاد کرو۔ تو وہ علماء پر ساری ذمہ داری ڈال دیتے ہیں، حالانکہ بہت سے ایسے علماء ہیں جو ان کے برخلاف تبلیغ کر رہیں ہیں۔ اور لوگوں کو صحیح راستہ بتلا رہے ہیں اور صحیح منہج سکھا رہے ہیں۔ وہ شاید قید میں ہو، یا شاید مارے جائے، یا شاید چھپے ہوئے ہو اور یا شاید مشہور نہ ہو، کیونکہ ان کے بیانات ٹی وی پر نہیں آتے۔ لیکن وہ سب علماء ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم ایک عجیب دور سے گزر رہے ہیں جہاں پر علماء کے علم کا معیار ان کی شہرت پر ہے۔ یہ معیار غلط ہے۔ پہلے زمانے کے علماء کا علم دوسرے علماء کی شہادت اور گواہی سے جانچا جاتا تھا۔ اساتذہ تزکیہ دیتے تھے اور کہتے کہ فلاں عالم ہے۔ فتوی دینے کے لئے علماء پہلے سب سے زیادہ علم رکھنے والے عالم کو منتخب کرتے تھے۔ لیکن آج کل تو حکومت علماء کو منتخب کرتی ہے۔ اور لوگ راتوں رات عالم بن جاتے ہیں، اس لئے نہیں کہ علماء ان کو منتخب کرتے ہیں بلکہ اس لئے کہ حکومت ان کا انتخاب کرتی ہے۔ پھر یہ علماء ٹی وی اور ریڈیو پر آتے

ہیں اور مشہور ہو جاتے ہیں۔ علم کا یہ معیار غلط ہے۔

تو ابن کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ یہ علماء تھے جو دشمن کی تعداد کا سن کر بھاگ گئے تھے۔ اور کیونکہ وہ عالم ہے اس لئے وہ اپنے عمل کے دفاع کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ دلیل کے طور پر ضرور دے گا۔ اسے پتہ ہے کہ کس آیت یا حدیث کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کرنا ہے۔ اور اپنے بہانے کو شریعت ثابت کرنا ہے۔ اب وہ تو یہ نہیں کہے گا کہ میں معذرت چاہتا ہوں میں ڈرپوک ہوں اور جہاد نہیں کر سکتا، بلکہ وہ کہے گا لڑائی میں حکمت نہیں ہے، یا یہ کہ صلاح الدین پاگل ہے۔ اس کے پاس تو کوئی علم نہیں۔ اسے تو عربی تک نہیں آتی۔ یہ کون ہوتا ہے فتویٰ دینے والا اور اتنی بڑی فوج سے لڑائی مول کر اس امت کو عذاب میں مبتلا کرنے والا۔

صلاح الدین کو علماء کے پاس جانا چاہیے اور ان سے فتوی لینا چاہئے، اس نے ایسا نہیں کیا تو اب اسے اکیلا مرنے دو۔ تو علماء اسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ پھر کیا ہوا؟

یہ تو للہ کی طرف سے ایک امتحان تھا، صلاح الدین کا، علماء اور امت کا۔

جب یہ لشکر (عقہ) تک پہنچا تو اس کی تعداد 300,000 سے کم ہو کر 1,000 ہو گئی تھی۔ صرف 1,000 صلاح الدین سے جا ملے۔

تو کون دانا نکلا؟ وہ جو بھاگ گئے یا وہ جنہوں نے صلاح الدین ؒ کا ساتھ دیا۔

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
website : http://www.muwahideen.tk
Email : info@muwahideen.tk